بسم اللہ

خورشید سلطانہ
نور الحسن رے

اے ماں

میری ماں تجھ میں ہے مکہ مدینہ
میری ہستی تیرے نقش قدم ہے
تیری جب یاد آتی ہے
تو پچھلے روز و شب سب لوٹ آتے ہیں
کبھی انگلی پکڑ کر دھیرے دھیرے
ہر قدم چلنا
شرارت سے کبھی
انگلی چھڑانا اور چھپ جانا
تو مجھ کو ڈھونڈ لاتی تھی
تیرے آنچل کی خوشبو
جنت الفردوس تھی گویا
تو کتنی سخت محنت کر کے
سب کا پیٹ بھرتی تھی
کبھی جگی سلاتی تھی تو تھک کر خود سوتی تھی
سلائی کرتے کرتے سو بھی جاتی تھی
نہیں دنیا میں کوئی
ماں کے جیسا چاہنے والا

نہیں ہوتے ہیں دس بچے بھی
ماں پر بوجھ لیکن
تو دس بچوں پہ
ماں کیوں بوجھ بن جاتی ہے آخر؟
کہاں میں اب ڈھونڈنے جاؤں میں ماں کو
ہے چاروں سمت اک تپتا ہوا صحرا
وہ نخلستاں کہاں ہے
اس تپتی دھوپ میں سایہ کہاں ہے
مری جنت کہاں ہے
مری ماں! تو کہاں ہے

—